مولانا السعید المجتبیٰ السعیدی السلفی

فضائل و مسائل رمضان المبارک

(۲)

لیلۃ القدر اور اسکی فضیلت

رمضان کے مبارک مہینہ میں ایک رات ہے جسے لیلۃ القدر کہا جاتا ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ قرآن پاک کا نزولِ مبارک بھی اسی مقدس ماہ میں ہوا۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اس رات کی فضیلت میں ایک مستقل سورت نازل فرمائی ارشاد فرمایا

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔

ترجمہ :- ہم نے اس قرآن کو لیلۃ القدر میں نازل کیا۔ آپ کو کیا علم کہ لیلۃ القدر کا کیا مقام ہے؟ لیلۃ القدر ایک ہزار ماہ سے افضل رات ہے جس میں فرشتے اور خصوصاً حضرت جبرئیل علیہ السلام اپنے رب کے حکم سے نازل ہوتے ہیں ہر کام پر امان ہے۔ یہ رات صبح کے طلوع تک رہتی ہے۔

اس بارے میں اختلاف ہے کہ یہ کون سی رات ہے صحیح بات تو یہ ہے کہ اس کے متعلق حتمی علم کسی کو نہیں کہ یہ کون سی رات ہے؟ البتہ آنحضرت کے مبارک فرامین سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہے[۱] آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس رات کا علم دیا گیا تھا لیکن پھر بھلوا

[۱] یعنی غالب گمان کی حد تک ۲ (ازبیدی)

دیا گیا۔ فالتمسوھا فی العشر الاواخر فی کل وتر۔ اس رات کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

۲۔ فیہ لیلۃ خیر من الف شھر من حرم خیرھا فقد حرم (مشکوٰۃ ص ۱۷۳) ترجمہ اس ماہ میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار ماہ سے افضل ہے۔ جو اس افضل رات کی عبادت سے محروم ہو گیا ہر قسم کی بھلائی سے محروم ہوا۔

۳۔ ومن قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفرلہ ما تقدم من ذنبہ (مشکوٰۃ ص ۱۷۳) ترجمہ۔ جس نے ایمان کی حالت میں حصول ثواب کے لیے لیلۃ القدر کو قیام کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

۴۔ قدر کی رات یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کو یہ دعا سکھائی تھی کہ شبِ قدر میں یہ دعا پڑھی جائے (الحدیث)

اعتکاف

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنا سنت ہے۔ اعتکاف کے لیے ضروری ہے کہ ایسی مسجد کا انتخاب کیا جائے جہاں پنجگانہ نماز ادا ہوتی ہو اور جمعہ بھی ہوتا ہو یا کم از کم اس مسجد میں پنجگانہ نماز کا باجماعت اہتمام ہونا چاہیے۔

اعتکاف کا طریقہ یہ ہے کہ جو شخص اعتکاف بیٹھنا چاہے وہ بیس رمضان کو مغرب سے قبل مسجد میں آجائے رات مسجد میں گزار کر اکیس کی صبح کو معتکف میں داخل ہو۔ اعتکاف کی حالت میں زیادہ سے زیادہ وقت اللہ کی یاد، ذکر، تلاوت قرآن مجید اور نوافل کی ادائیگی وغیرہ عبادات میں گزارے۔ فضول کاموں اور باتوں سے پرہیز کرے۔ بلا ضرورت مسجد سے باہر نہ آئے۔ البتہ جمعہ کی ادائیگی، قضائے حاجت وغیرہ امور کی خاطر باہر آسکتا ہے۔ اس کی زوجہ اس کے پاس مسجد میں آسکتی ہے۔ ہم بستری سے پرہیز کرے اگر ہم بستری کر بیٹھا تو اعتکاف باطل ہو جائے گا۔ بقولہ تعالیٰ ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد (البقرہ آیت ۱۸۳) اور جب تم مساجد میں اعتکاف میں ہو تو عورتوں سے مباشرت نہ کرو۔

مسائل روزہ

جان بوجھ کر کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے البتہ بھول کر کھا پی لیا تو کوئی حرج نہیں حدیث میں ہے۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسی وھو

صائم فاکل او شرب فلیتم صومہ فانما اطعمہ اللہ وسقاہ (متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۱۷۶)

ترجمہ:۔ جو شخص روزے کی حالت میں بھول کر کھا پی لے کوئی حرج نہیں وہ اپنا روزہ مکمل کرے اسے اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔

۲۔ عورت سے ہم بستری کرنا بھی روزہ کے نقص کا سبب ہے (متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۱۷۶)

۳۔ جسے اپنے آپ پر قدرت ہو وہ روزہ کی حالت میں بیوی کا بوسہ لے سکتا ہے۔ اجازت ہے (الحدیث) نوجوانوں کو اس سے احتیاط کرنی چاہیے اور جسے اپنے آپ پر کنٹرول نہ ہو وہ بھی اس سے بچے۔

۴۔ جان بوجھ کر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے البتہ اگر خود بخود قے آگئی تو کوئی حرج نہیں۔ (ابن ماجہ ص ، ابوداؤد ص ، مشکوٰۃ ص ۱۷۶)۔

۵۔ روزہ دار کو احتلام ہو جائے، مسواک کرے، غسل کرے، سرمہ، تیل، خوشبو استعمال کرے، تر کپڑا استعمال کرے کر سکتا ہے یہ سب کام جائز ہیں، تھوک نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ نیت

حدیث انما الاعمال بالنیات کی رو سے ہر نیک عمل کی نیت کرنا ضروری ہے اسی طرح روزہ کے لئے بھی نیت ضروری ہے اگر صبح سے قبل فرضی روزہ کی نیت نہیں کرتا تو اس کا روزہ نہیں ہے البتہ نفلی روزہ کی نیت دن چڑھنے کے بعد تک کی جا سکتی ہے (الحدیث) نیت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں۔ زبان سے الفاظ ادا کرنا ضروری نہیں لغت کی کتاب المنجد میں ہے النیۃ عزم القلب نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں مشہور محدث امام بغوی اپنی کتاب "شرح السنۃ" ص ۴۰۲ میں لکھتے ہیں والنیۃ قصدک الشیء بقلبک تیرا کسی چیز کا دل میں قصد کرنا نیت کہلاتا ہے اور صفحہ ۴۰۵ پر لکھتے ہیں ومحل النیۃ القلب فلو لم یتلفظ بلسانہ لایضر نیت کا محل دل ہے اگر زبان سے الفاظ نہ بولے تو کوئی حرج کی بات نہیں۔

مسئلہ تراویح

احادیث مبارکہ میں نوافل کی بڑی فضیلت آئی ہے۔

۱۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفرلہ ماتقدم من ذنبہ (متفق علیہ)

جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی خاطر رمضان میں قیام کرتا ہے اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

۲۔ آں حضرت کی سنت ہے کہ نماز عشاء کے بعد صبح صادق کے درمیانی وقت میں گیارہ رکعت نفل ادا کی جاتے۔ یہی نماز ہے جسے رمضان کے علاوہ باقی دنوں میں تہجد، قیام لیل صلوٰۃ لیل کہا جاتا ہے۔ اور رمضان میں یہی نماز تراویح، قیام رمضان کہلاتی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ تہجد اور تراویح علیحدہ علیحدہ نمازیں ہیں تو انھیں اپنے دعویٰ کے ثبوت میں دلیل لانی چاہیے کہ فلاں رات آں حضرت نے تہجد آٹھ رکعت ادا کرنے کے بعد تراویح علیحدہ ادا کیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ تہجد اور تراویح ایک ہی نماز ہے جیسا کہ حضرت عائشہؓ کی روایت سے واضح ہوتا ہے۔

۳۔ بخاری شریف میں ہے کہ ابوسلمہ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا۔ اے ام المومنین آنحضرت کی رات کی نماز (تراویح) کتنی ہوتی تھی؟ تو حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ آنحضرت کبھی بھی گیارہ رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے نہ رمضان میں اور نہ غیر رمضان میں (۸ رکعت تراویح، تہجد ۔۳ وتر)۔

۴۔ حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں حضرت تمیم داری اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کو تراویح کا امام مقرر فرمایا تھا اور انھیں حکم دیا تھا کہ لوگوں کو گیارہ رکعت (۸ تراویح ۔۳ وتر) پڑھائیں (موطا امام مالکؒ)

آنحضرتؐ کی نماز تراویح کے بارے میں یہی دو دلیلیں کافی تھیں جو صحیح سند کے ساتھ مروی ہیں۔

محب سنت کے لئے تو ایک ہی کافی ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ حدیث کی دیگر کتب صحیح مسلم، معجم صغیر طبرانی، سنن الکبری بیہقیؒ، موطا امام محمد، صحیح ابن حبان اور دیگر کتب سے ثابت ہے آنحضرتؐ کی سنت آٹھ رکعت ہے علاوہ وتر کے۔ علاوہ ازیں علمائے سلف نے اپنی اپنی کتب میں یہ صراحت کر دی ہے کہ آنحضرتؐ سے آٹھ رکعت ہی ثابت ہیں بیس نہیں ملاحظہ ہو فتح الباری شرح صحیح بخاری، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری علامہ عینی حنفی، تخریج الہدایہ، میزان الاعتدال، نیل الاوطار، قیام اللیل للمروزیؒ ۱۹۷، نصب الرایہ، المصابیح للسیوطیؒ اس مضمون پر علماء نے اس قدر تحقیق کر دی ہے کہ اس مختصر

مضمون میں ان تمام حوالہ جات کا استقصاء میرے لیے ناممکن ہے۔ تحقیق کے لیے اوپر درج کی گئی کتب کا مطالعہ ضروری ہے البتہ اتمام حجت کے لیے تین حنفی جید علماء کی تحریروں کے اقتباس پیش ہیں۔

۱۔ علامہ زیلعی حنفیؒ فرماتے ہیں وعند ابن حبان فی صحیحہ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ انہ علیہ السلام قام بہم فی رمضان فصلی ثمان رکعات واوتر (تخریج الہدایہ ج ا صفحہ ۲۹۳) کہ حبان نے اپنی صحیح میں حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے رمضان میں (نماز تراویح) آٹھ رکعت پڑھائیں اور وتر ادا کیے۔

۲۔ ابوالسعود شرح کنز مطبوعہ مصر ج ا صفحہ ۲۶۵ میں ہے۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یصلہا عشرین بل ثمانیا کہ رسول اللہؐ نے بیس رکعت تراویح پڑھی ہی نہیں بلکہ آٹھ رکعت (علاوہ وتر) پڑھی ہیں۔

۳۔ موجودہ دور کے مشہور حنفی دیوبندی عالم مولانا انور شاہ کشمیری کو دلائل سے مجبور ہو کر یہ کہنا پڑا۔ لامناص من تسلیم ان تراویحہ علیہ السلام کانت ثمانیہ رکعات ولم یثبت فی روایۃ من الروایات انہ علیہ السلام صلی التراویح والتہجد علیحدۃ فی رمضان (العرف الشذی صفحہ ۳۲۹) کہ یہ تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کہ آپؐ کی نماز تراویح آٹھ رکعت ہی ہے اور کسی بھی روایت سے یہ ثابت نہیں کہ آپؐ نے تہجد اور تراویح الگ الگ پڑھے ہوں۔

اس کے علاوہ دیگر مشہور حنفی عالم علامہ ابن ہمام حنفی، ملا علی قاری، مولانا عبدالحی لکھنوی اور شاہ عبدالحق محدث دہلوی اور دیگر مشہور زمانہ حنفی علماء نے اپنی اپنی کتب میں یہ صراحت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے آٹھ رکعت تین وتر ادا کیے ہیں آں حضرتؐ سے کہیں بھی صحیح سند کے ساتھ بیس رکعات ثابت نہیں اللہ تعالیٰ ہمیں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے کی توفیق دیں آمین۔

احکام صدقۃ الفطر

۱۔ ہر مسلمان، غریب، امیر، چھوٹے اور بڑے کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا ضروری ہے یہ اس لئے مشروع کیا گیا ہے کہ انسان سے روزے کی حالت میں کسی نامناسب حرکت کی بنا پر جو کمی آگئی ہو تو اس صدقہ سے پوری ہو جائے۔

۲۔ حدیث میں ہے۔ زکوٰۃ الفطر طهر الصیام من اللغو والرفث و طعمة للمساکین۔ (ابو داؤد۔ مشکوٰۃ ص ۱۶)

ترجمہ:۔ صدقۃ الفطر روزہ کو لغو اور فضول باتوں سے پاک کرنے اور مساکین کو طعام دینے کی غرض سے مشروع ہوا۔

۳۔ آں حضرتؐ نے فرمایا۔ الا ان صدقة الفطر واجبة علی کل مسلم ذکر او انثی حر او عبد صغیر او کبیر مدان من قمح او سواه او صاع من طعام رواہ الترمذی (مشکوٰۃ ص ۱۶۰)

ترجمہ:۔ لوگو! خبردار صدقہ فطر ہر مسلمان مرد، عورت، آزاد، غلام، چھوٹے اور بڑے پر فرض ہے گندم یا دیگر غلہ سے دو مد یا طعام سے ایک صاع۔

۴۔ صدقۃ الفطر نماز عید سے پہلے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔ امر بها ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوٰۃ متفق علیہ (مشکوٰۃ ص ۱۶۰)

ترجمہ:۔ اور صدقہ الفطر کے متعلق آپؐ نے حکم دیا کہ لوگوں کے عید گاہ جانے سے پہلے ادا کیا جائے۔

ف:۔ آج کل جو شخص گندم ادا کرنا چاہے وہ پونے تین سیر گندم یا اس کی قیمت ادا کر دے۔

احکام عید

۱۔ عید کے روز صبح نہا دھو کر حسب استطاعت نئے یا اجلے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا مسنون ہے۔

۲۔ سورج جب نیزہ بھر بلند ہو جائے تو نماز کا وقت ہو جاتا ہے اور سورج کے زوال تک رہتا ہے۔ البتہ اوّل وقت میں نماز ادا کرنا افضل ہے۔

۳۔ **اذان اور اقامت کا حکم:۔** نماز عید اقامت اور اذان کے بغیر ادا کی جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عید کے لئے اذان اور اقامت کا ثبوت نہیں ملتا۔

عن جابر بن سمرة قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العیدین غیر مرة ولا مرتین بغیر اذان ولا اقامة (مسلم، مشکوٰۃ ص ۱۲۵)

۴۔ عید کی نماز شہر سے باہر کھلی جگہ ادا کرنا سنت ہے مجبوری کی صورت میں مسجد میں بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک دفعہ بارش کی وجہ

سے عید کی نماز مسجد میں پڑھائی تھی۔ (مشکوٰۃ ص ۱۲۶)

۵۔ اگر جمعہ کے دن عید ہو جائے تو تمام لوگوں کو جمعہ کے لیے حاضر ہونا ضروری نہیں البتہ امام جامع مسجد میں جمعہ پڑھائے گا۔

۶۔ عہد نبوی میں عیدگاہ میں منبر نہیں لے جایا جاتا تھا۔ اس لیے عیدگاہ میں منبر لے جانا یا بنا کر اس پر کھڑے ہو کر خطبہ دینا خلاف سنت ہے۔

۷۔ عید الفطر کے دن کوئی چیز کھا کر عیدگاہ جانا مسنون ہے حدیث میں ہے۔

عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایغدوا یوم الفطر حتی یاکل تمرات ویاکلھن وترا (بخاری مشکوٰۃ ص ۱۲۶)

ترجمہ:۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن طاق کھجوریں کھانے کے بعد جاتے۔

۸۔ **عید کا خطبہ**:۔ عیدین کا خطبہ نماز کے بعد ہوتا ہے جس کا سننا ہر نمازی پر لازم ہے

۱۔ سئل ابن عباس اشھدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العید قال نعم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی ثم خطب (صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۲۳)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباس سے پوچھا گیا کہ آپ نے آنحضرتؐ کی معیت میں عید کی نماز ادا کی ہے؟ جواب دیا ہاں، آپؐ آئے، نماز پڑھائی اس کے بعد خطبہ دیا۔

۲۔ عن ابن عباس قال شھدت العید مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان فکلھم کانوا یصلون قبل الخطبۃ۔

یعنی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نماز خطبہ سے قبل ادا فرماتے تھے۔

ف:۔ ان دونوں روایتوں سے واضح ہو گیا کہ نماز کے بعد خطبہ دینا سنت نبوی ہے خلفائے ثلاثہ کا عمل بھی اسی پر ہے۔ اور نماز سے قبل خطبہ دینا تقریر کرنا بدعت اور خلافِ سنت ہے ؎

خلاف پیمبر کسے راہ گزید — کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

۹۔ اگر کوئی شخص دیر سے عیدگاہ پہنچا اور جماعت کو نہ پا سکا تو علیحدہ اکیلا دو رکعت نماز عید پڑھ لے۔

۱۰۔ **عورتوں کی عیدگاہ میں حاضری :۔** عورتوں کا عیدگاہ میں حاضر ہونا اتنا ہی ضروری ہے جتنا مردوں کا۔ حائضہ اگرچہ نماز نہیں پڑھ سکتی مگر انہیں بھی حکم تھا کہ وہ بھی عیدگاہ میں آکر مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہوں۔ ان کے عیدگاہ آنے کے متعلق آنحضرتؐ نے اس قدر تشدید کی کہ ایک عورت کو کہنا پڑا کہ اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو تو؟ اسکا مقصد تھا کہ شاید اس عذر کی وجہ سے اسے گھر رہ جانے کی اجازت مل جائے گی مگر آنحضرتؐ نے فرمایا وہ اپنی سہیلی کی چادر میں لپٹ کر آجاتے۔

بخاری شریف جس کے اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہونے پر علمائے امت کا اتفاق ہے اس میں ہے۔ عن ام عطیۃ قالت امرنا ان نخرج الحیض یوم العیدین وذوات الخدور فیشهدن جماعۃ المسلمین ودعوتهم وتعتزل عن مصلاهن قالت امراۃ یارسول اللہ احدانا لیس لها جلباب قال تلبسها صاحبتها من جلبابها. (متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۱۲۶) مفہوم پہلے گزر چکا ہے۔

ف :۔ اس قسم کی واضح روایات کے ہوتے ہوئے بھی اگر کوئی شخص عورتوں کی عیدگاہ میں حاضری کو ناجائز سمجھتے ہوئے روکے تو اس کا کیا علاج ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سنت نبوی پر عمل کرنے کی توفیق دیں آمین۔

راہِ سنت پر چلا جا تو اے سالک بے دھڑک
جنت الفردوس کو جاتی ہے سیدھی یہ سڑک

۱۱۔ اگر رمضان کے آخری دن ابر کی وجہ سے چاند نظر نہ آسکا اور اگلے دن لوگوں نے روزہ رکھ لیا اور صبح صادق کے بعد چاند نظر آنے کی پختہ اطلاع مل گئی تو لوگ اسی وقت روزہ افطار کر دیں اور عید کا وقت باقی ہو تو جمع ہو کر نماز پڑھیں اور اگر عید کا وقت نہ ہو تو اس وقت روزہ افطار کر دیں اور امام دوسرے دن لوگوں کو جمع کر کے نماز عید پڑھائے۔ عن ابی عمیر بن انس عن عمومۃ لہ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رکبا جاؤا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشهدون انهم رأوا الهلال بالامس فامرهم ان یفطروا واذا اصبحوا ان یغدوا الی مصلاهم رواہ ابوداؤد والنسائی (مشکوٰۃ ص ۱۲۷)

ترجمہ :۔ کہ ایک قافلہ نے آکر آنحضرتؐ کو اطلاع دی کہ انھوں نے کل شوال کا چاند دیکھا ہے۔ آپؐ نے لوگوں کو روزہ افطار کرنے کا حکم دے دیا اور فرمایا کہ کل صبح عید

کے لیے) عیدگاہ پہنچ جاتیں۔

۱۲۔ عید کے روز اللہ کا اپنے بندوں پر خصوصی انعام:۔

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان لیلۃ القدر نزل جبرئیل علیہ السلام فی کبکبۃ من الملائکۃ یصلون علی کل عبد قائم او قاعد یذکر اللہ عزوجل فاذا کان یوم عیدھم یعنی یوم فطرھم باھی بھم الملائکۃ فقال یا ملائکتی ما جزاء اجیر وفی عملہ قالوا ربنا جزاؤہ ان یوفی اجرہ قال ملائکتی عبیدی وامائی قضوا فریضتی علیھم ثم خرجوا یعجون الی الدعاء وعزتی وجلالی وکرمی وعلوی وارتفاع مکانی لاجیبنھم فیقول ارجعوا قد غفرت لکم وبدلت سیاتکم حسنات قال فیرجعون مغفوراً لھم۔

رواہ البیہقی۔ (مشکوٰۃ ص ۱۸۲)

ترجمہ:۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لیلۃ قدر ہوتی ہے جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت میں آکر ہر اس شخص کے حق میں رحمت کی دعائیں مانگتے ہیں جو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اللہ کو یاد کر رہے ہوں۔ اور جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے اس دن اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فخر کرتے ہوئے فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! اس مزدور کی کیا مزدوری ہے جو اپنا فریضہ ادا کر دے فرشتے جواب دیتے ہیں اے ہمارے رب! اس کا بدلہ یہ ہے کہ اس کو پورا پورا بدلہ دیا جائے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میرے بندوں اور لونڈیوں نے میری طرف سے ان پر عائد کردہ فریضہ پورا کر دیا ہے اور اب گڑگڑا کر دعائیں مانگ رہے ہیں مجھے اپنی عزت، جلال، کرم اور بلندی اور عظمتِ شان کی قسم ہے میں ان کی دعاؤں کو ضرور قبول کروں گا پھر اللہ تعالیٰ بندوں کو فرماتے ہیں جاؤ! میں نے تم تمام کو بخش دیا تمھاری برائیاں بھی نیکیاں بنا دیں اور وہ تمام اس حال میں لوٹتے ہیں کہ ان کے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں[1]

تکبیراتِ عید کی تعداد

عیدین کی دونوں رکعتوں میں کل بارہ تکبیریں ہیں پہلی رکعت میں سات دعاء ثناء کے بعد اور فاتحہ سے قبل اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ سے قبل پانچ۔

۱۔ عن کثیر بن عبد اللہ عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کبر فی العیدین فی الاولی سبعا قبل القراءۃ وفی الاخرۃ خمسا قبل القراءۃ۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی مشکوٰۃ ۱۲۶)

[1] یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی اسانید میں مختلف کذاب اور ضعفاء پائے جاتے ہیں جیسے ابن جوشب کذاب، بعض میں ابان اور ابن عبد الصمد۔ ۱۲ زبیدی

۲۔ عن جعفر بن محمد مرسلاً ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ابا بکر و عمر کبروا فی العیدین والاستسقاء سبعاً وخمساً وصلوا قبل الخطبۃ وجھروا بالقراءۃ (مشکوٰۃ ص ۱۲۶)

نمازِ عید کا طریقہ

عید کی دو رکعتیں ہیں۔ طریقہ یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد دعاء ثناء پڑھیں امام پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہے اور ساتھ ساتھ مقتدی بھی کہیں تکبیروں کے درمیان خاموش رہنا چاہیے۔ تکبیروں کے بعد سورہ فاتحہ اس کے بعد امام پہلی رکعت میں سورۃ جمعہ یا سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرے اور دوسری رکعت میں سورہ منافقون یا الغاشیہ کی تلاوت کرے۔ آنحضرت کی سنت اسی طرح ہے ویسے ان سورتوں کے علاوہ قرآن کریم کا کوئی اور حصہ تلاوت کر لیا جائے تو نماز ہو جائے گی۔

اس کے بعد حسبِ طریقِ معروف نماز مکمل ہو جائے گی۔

خطبہ

نماز کے بعد امام مقتدیوں کی طرف متوجہ ہو کر کھڑے ہو کر خطبہ دیں۔ عربی میں خطبہ دینا ضروری نہیں بلکہ خطبہ ایسی زبان میں ہونا چاہیے جسے مخاطبہ آسانی سے سمجھ سکیں خطبہ کے بعد تمام لوگ تکبیرات پڑھتے ہوئے راستے بدل کر اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو جائیں۔

شوال کے روزے

احادیث میں نفلی روزوں کی بڑی فضیلت آئی ہے انہی میں سے شوال کے روزے بھی ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص شوال کے چھ روزے رکھتا ہے اسے اتنا ثواب ملے گا جتنا زندگی بھر روزے رکھنے کا۔

عن ابی ایوب الانصاری انہ حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال کان کصیام الدھر (مسلم۔ ترمذی صفحہ ۱۳۳، ابن ماجہ صفحہ ۱۲۴، مشکوٰۃ صفحہ ۱۷۹)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھنے کے بعد شوال کے چھ روزے رکھتا ہے اسے زندگی بھر روزے رکھنے کا ثواب ملے گا۔

اس بارے میں اختلاف ہے کہ یہ چھ دن کون سے ہوں۔ بعض کہتے ہیں کہ یکم شوال کے بعد والے متصل چھ دن اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ نہیں سارے ماہ شوال میں جب چاہے روزے رکھ لے خواہ پے در پے رکھے خواہ وقفہ سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بہتر ہے کہ مذکور ثواب حاصل کرنے کے لئے دو شوال سے روزے رکھنے شروع کر دیئے جائیں اور درمیان میں وقفہ نہ کیا جائے۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

عبد الرحمان عاجز مالیر کوٹلوی

خالی مکاں میں ظلمتِ شب سے وہ ڈر گئے

اہلِ وفا و اہلِ محبت کدھر گئے
بے لوث الفتوں کے زمانے گذر گئے

اس راہ پہ ہے منزلِ مقصود کا نشاں
جس راہ سے ہمارے سبھی راہبر گئے

غم تھا نہ کوئی فکر تھا تیرے حضور میں
وہ مدتیں گذر گئیں، شام و سحر گئے

ٹھہرے نہ تھے کہیں جو تعیش کی راہ میں
دو گام رہِ حق میں چلے تھے، ٹھہر گئے

پیدا جو ہو گیا ہے مرے گا کبھی ضرور
وہ خوش نصیب ہیں رہِ حق میں جو مر گئے

روشن ہے نام انہی کا گلستانِ دہر میں
جو گلستانِ دہر میں کچھ کام کر گئے

محفوظ ہو گئے وہ ہمیشہ کے واسطے
جو بول آپ کے مرے دل میں اتر گئے

قربت سے جن کی قلب و نظر میں تھی روشنی
دنیا سے اب وہ صاحبِ قلب و نظر گئے

جن کی نشاط و عیش میں عمریں گذر گئیں
دنیا سے جب گئے تو وہ با چشمِ تر گئے

تاریکیٔ لحد کا جو اڑاتے تھے مذاق
خالی مکاں میں ظلمتِ شب سے وہ ڈر گئے

عاجز ہوئی ہے فکرِ اجل جب سے جاگزیں
بگڑے ہوئے جو کام تھے سارے سنور گئے